سوال

(110) بے ہوشی کی نماز

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی آدمی ہسپتال میں مسلسل دو دن بے ہوش رہا تو کیا ہوش آنے کے بعد اسے فوت شدہ نمازیں پڑھنا ہوں گی؟ قرآن و حدیث کے مطابق اس کی وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شعور گم ہونے کی صورت میں انسان کے ذمہ مالی حقوق ساقط نہیں ہوتے لیکن بدنی عبادات مثلاً نماز اور روزہ وغیرہ ساقط ہو جاتے ہیں البتہ ہوش آنے کے بعد رمضان کے روزوں کی قضا واجب ہوگی لیکن نمازوں کی ادائیگی اس کے ذمے نہیں ہے، کیونکہ یہ سوئے ہوئے شخص کی طرح نہیں ہے کہ وہ جب بیدار ہو تو فوت شدہ نمازوں کو ادا کرے۔ اس لیے کہ سوئے شخص میں ادراک ہوتا ہے اگر اسے بیدار کیا جائے تو وہ بیدار ہو سکتا ہے لیکن بے ہوشی میں مبتلا انسان کو اگر بیدار کیا جائے تو وہ بیدار نہیں ہو سکتا، بے ہوش انسان کی فوت شدہ نمازوں کے متعلق اہل علم کے دو قول ہیں:

1) جمہور اہل علم کا موقف ہے کہ بے ہوشی کے دوران رہ جانے والی نمازوں کی قضا اس کے ذمے نہیں ہے چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ پر ایک رات بے ہوشی طاری رہی تو انہوں نے اس دوران فوت ہونے والی نمازوں کی قضا نہیں دی تھی۔ [1]

2) کچھ اہل علم کا موقف ہے کہ بے ہوش آدمی اپنی فوت شدہ نمازیں ادا کرنے کا پابند ہے وہ اس سلسلہ میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا عمل پیش کرتے ہیں کہ ان پر ایک دن اور ایک رات بے ہوشی طاری رہی تو انہوں نے ہوش میں آنے کے بعد فوت ہونے والی نمازوں کی قضا دی تھی۔ [2]

ہمارے رجحان کے مطابق جمہور اہل علم کا موقف صحیح ہے جس کی ہم نے پہلے ہی وضاحت کر دی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] مصنف عبدالرزاق، ص: ۴۷۹، ج ۲

[2] مصنف عبدالرزاق، ص: ۴۷۹، ج ۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد3۔ صفحہ نمبر 120

محدث فتویٰ